Badr-e-Nizamat
بدرِ نظامت
تالیف
ازہر القادری
مکتبہ قادریہ

۸۶/۹۲ء

جلسے اور کانفرنسوں میں آسمان اردو سے برسنے والا موسم بہار

تالیف

ازہر القادری

جامعہ اہلسنت امداد العلوم مٹہنا، کھنڈسری، سدھارتھ نگر (یوپی)

ناشر

مکتبہ قاصریہ وحید کتب مارکیٹ 523 مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

مکتبہ قاصریہ اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

نام کتاب..........بدر نظامت

موضوع..........اناؤنسری

مولف..........ازہر القادری

نظر ثانی..........علامہ حکیم شاہ محمد کیفی نائب پرنسپل جامعہ مٹہنا

زیر نگرانی..........حضرت علامہ مختار احمد قادری استاذ جامعہ مٹہنا

بسعی جمیل..........مولانا بدرالدین احمد صاحب نوری بڑھیا

پروف ریڈنگ..........مولانا محمد مقصود احمد نیپالی

زیر اہتمام..........مکتبہ قادریہ وحید کتب مارکیٹ ۵۲۳ ٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

صفحات : ۸۰ تعداد : ۲۱۰۰ سن اشاعت : ۲۰۱۰ء قیمت [illegible] روپے

کمپوزنگ..........عبدالرسول نکہت کمپیوٹر بانسی

ملنے کے پتے

☆ کتب خانہ امجدیہ پکہ بازار بستی

☆ باغ مدینہ مسجد لوہا بازار دھولیہ مہاراشٹر

☆ کتب خانہ قادریہ اٹوابازار، سدھارتھ نگر

☆ مکتبہ قادریہ اٹوابازار، سدھارتھ نگر

☆ اشرفی کتاب گھر اٹوابازار، سدھارتھ نگر

☆ مکتبہ قادریہ وحید کتب مارکیٹ 523 ٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

☆ جیلانی بک ڈپو وحید کتب مارکیٹ ۵۲۳ ٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

انتساب

اکابر علماء اہلسنت اور بلند پایہ دانشوران ملت بالخصوص عطائے رسول

سلطان الہند حضور **خواجہ غریب نواز** اجمیری،

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** فاضل بریلوی

حضور مفتی اعظم ہند الشاہ **مصطفیٰ رضا خان** نوری بریلوی،

حضور بدر ملت الشاہ مفتی **محمد بدرالدین احمد** رضوی بڑھیا

علیہم الرحمۃ والرضوان

اور

یادگار اعلیٰ حضرت، جامعہ رضویہ **منظر اسلام** بریلی شریف

☆☆☆ ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت جامعہ اہلسنت **امداد العلوم** مٹہنا

کھنڈسری بازار، سدھارتھ نگر .... کے نام

نذرانۂ عقیدت

بارگاہ
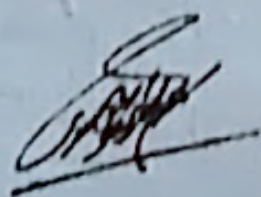
گل گلزار اشرفیت پیر طریقت شارح مشکوٰۃ المصابیح حضرت علامہ **الحاج**

الشاہ سید محمد اجمل حسین

صاحب قبلہ اشرفی کچھوچھوی

و

قاضی القضاۃ فی الہند جانشین مفتی اعظم ہند سیدی مرشدی

الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا

خان صاحب قبلہ ازہری بریلوی

ہدیۂ خلوص

خلیفۂ حضور بدر ملت پیر طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی

محمد انوار احمد صاحب قبلہ قادری بانی و سربراہ اعلیٰ الجامعۃ غوثیہ غریب نواز،

کھجرانہ اندور (ایم پی)

عقیدت کیش

دعائیہ کلمات

از قلم: شیخ الجامعہ استاذ العلماء جامع معقول ومنقول حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی **زین العابدین** صاحب قبلہ شمسی رضوی، پرنسپل جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹہنا،

۲۸۶/۹۲

الحمد لہ تعالیٰ والصلوٰۃ علی نبیہ الافضل والاعلیٰ

وبعد! عزیزم حضرت مولانا کلام احمد صاحب ازہر استاذ جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹہنا، سدھارتھ نگر، ایک باصلاحیت ومحنتی استاذ وجواں سال وجواں قال ادیب اور خوش فکر شاعر ہیں۔

عزیز موصوف کی جدید کاوش ''بدر نظامت'' وقت نکالکر دیکھا ایک نئی زمین پر قلم کی فنکاری، دمداری، دُرافشانی اور گل افشانی دیکھ کر حیرت ومسرت کے ملے جلے جذبات پیدا ہوئے۔ اگر چہ میں دینی جلسوں اور کانفرنسوں میں مروجہ نظامت بمعنی اناؤنسری کی معنویت وافادیت کا قائل نہیں، بلکہ بہت سے جلسوں میں مشاہدہ ہوا کہ حضرت اناؤنسر نے اپنی فنی نمائش کی ہوس میں مقاصد اجلاس کا برملا خون کرڈالا اور اہل اسٹیج ومنتظمین ''تک تک دیدم دم نہ کشیدم'' کی تصویر بنے رہے لیکن عزیز موصوف نے ''بدر نظامت'' میں میانہ روی اختیار کر کے اچھی راہ اپنائی ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ان کو اور زور بیان عطا فرمائے اور ان کے کلام میں مزید سلاست وروانی وچاشنی بخشے اور خدمت دین کے لئے تصنیف وتالیف کا زبردست ملکہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین فقط وانا الفقیر الی اللہ القدیر

زین العابدین شمسی رضوی

خادم جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹہنا

۱۸؍رجب المرجب ۱۴۲۶ھ؍اگست ۲۰۰۵ء

تقریظ نوری

از: مفکر اسلام حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی نظام الدین احمد صاحب قبلہ نوری
استاذ دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر
۷۸۶؍۹۲

نحمده ونصلي على رسوله الكريم
بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت مولانا کلام احمد ازہر القادری منظری استاذ جامعہ اہلسنت امداد العلوم مٹہنا، جماعت اہلسنت کے نوجوان علماء وشعراء میں اپنا ایک مخصوص مقام رکھتے ہیں۔

موصوف کی فکری کاوش کا ایک نہایت حسین مجموعۂ نعت بنام "کلام ازہر" شائع ہوکر مقبول عوام وخواص ہو چکا ہے، آج میرے پیش نظر مولانا موصوف کی ایک تازہ کاوش "بدر نظامت" ہے، یہ اپنے مختصر ہونے کے باوجود نہایت جامع ہے۔

موصوف نے جس خوش اسلوبی کیساتھ اس کتاب کو ترتیب دیا ہے کوئی بھی قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، عمدہ تعبیرات کی تائید میں مناسب اور موزوں اشعار نے کتاب کی افادیت کو دوبالا کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اناؤنسری کے موضوع پر لکھی گئی اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ اکرم الصلوٰۃ وافضل التسلیم

نظام الدین احمد نوری
خادم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر

۱۷؍رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

”کہاں میں اور کہاں یہ راستہ پیچیدہ پیچیدہ“
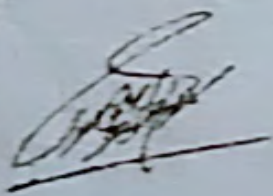
دلوں کی کائنات میں عشق رسول کا چراغاں کردینے والا نورانی گلدستہ ”کلام ازہر“ کے منظر عام پر آنے کے بعد میرے بعض مخلص احباب نے مجھ سے فرمایا کہ اناؤنسری کے موضوع پر بھی طبع آزمائی کی ضرورت ہے، میں ان کی اس بات کو اپنی کم علمی کے پیش نظر توجہ کا مرکز ومحور نہ بنا سکا اور یہی کہہ کر ٹالتا رہا کہ ؎

”کہاں میں اور کہاں یہ راستہ پیچیدہ پیچیدہ“

پھر بھی مخلصین ومحبین اور مدرسہ کے وہ طلبہ جو اس فن کا ذوق رکھتے ہیں ان کے اصرار پر ہمت تو کیا مگر درس وتدریس نیز مدرسہ کی ذمہ داریاں اس راستے میں رکاوٹ کی آہنی دیوار بن کر کھڑی رہیں۔

بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۱۴؍جون ۲۰۰۵ کو مدرسہ میں چھٹی کا اعلان ہوا، کم وبیش ۲۶؍۲۷ دن گھر پر رہنے کا موقعہ ملا، موقعہ کو غنیمت سمجھا اور احباب کی دل شکنی نہ کرتے ہوئے اس کام میں لگ گیا، آخر کار مورخہ ۱۳؍جون ۲۰۰۵ء بروز دوشنبہ مبارکہ بزرگوں کی دعائیں رنگ لائیں، گلشن امید میں بہار آئی جس کا مہکتا ہوا پھول بشکل ”بدر نظامت“ پایۂ تکمیل کو پہونچا۔

پیش دریا تحفہ آوردم صدف   گر قبول افتد زہے عز وشرف

طالب الخیر والدعا...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لک الحمد یا اللہ و الصلوٰۃ علی رسول اللہ

حرف آغاز

وہی جس نے لفظ کُن سے لوح وقلم بنایا ☆ کعبہ مقدسہ کو بیت الحرم بنایا

جس ذات وحدہٗ نے عرب وعجم بنایا ☆ وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا۔

ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا، تجھے حمد ہے خدایا

فرحت فزا یقیناً ہے یہ رنگ وبوئے عالم ☆ مہکا ہوا ہے کیسا میخانۂ دوعالم

ادریس اور یونس نوح وکلیم وآدم ☆ وہ کنواری پاک مریم ونفخت فیہ کا دم

ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا، وہی سب سے افضل آیا

اے حلیمہ بی کے پیارے سرعرش جانے والے ☆ امت کے غم میں ہردم آنسو بہانے والے

مولیٰ علی کی خاطر سورج پھرانے والے ☆ یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا، تجھے یک نے یک بنایا

شب وروز لمحہ لمحہ بڑھتے رہے مشاغل ☆ لئے حسرتوں کو اَز ہر پھرے اب کہاں کہاں دل

نعت نبی کے صدقے تجھے مل گئی ہے منزل ☆ ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتہ چلا بمشکل

دررِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا، یہ نہ پوچھو کیسا پایا تجھے حمد ہے خدایا

ممبر رسول پر جلوہ افروز علماء کرام، طالبان علوم نبویہ، محترم بزرگو!

ہم عمر ساتھیو! عزت مآب پردہ نشین اسلامی رشتے کی ماں اور بہنو!

ذکر خیر الانام کر لینا

حشر کا انتظام کر لینا

پہلے کچھ سننے اور سنانے سے

ہے ضروری سلام کر لینا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معزز سامعین! کوئی بھی اناؤنسر ہو کوئی بھی ناظم اجلاس ہو کوئی بھی نقیب جلسہ ہو وہ یقیناً سامعین کے جذبات واحساسات کا ترجمان ہوتا ہے لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ۔

یہ رشتۂ محبت کچھ اس طرح نبھاؤ

کچھ ہم تمہیں سنائیں کچھ تم ہمیں سناؤ

اس لئے کہ ۔

الفت میں مزہ جب ہے کہ دونوں ہوں ساتھ ساتھ

دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

محبان محترم! آج کا یہ عظیم الشان اجلاس، یہ نور ونکہت میں ڈوبی ہوئی مبارک ومسعود رات، جس کی سنہری زلفوں میں ہم اور آپ سمائے ہوئے ہیں۔

یاد رکھئے! یہ کونین کے دولہا نبی رحمت، غمگسار امت، عرش وفرش کی زینت، مصطفےٰ جان رحمت، شمع بزم ہدایت، نوشۂ بزم جنت، اختر برج رفعت، مہر چرخ نبوت، مظہر مصدریت، کہف روز مصیبت، نرگس باغ قدرت، چشمۂ علم وحکمت، قاسم کنز نعمت، محبوب رب العزت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی برکت ہے۔ جن کے صدقے میں یہ زمین بنی، آسمان بنا، غرضیکہ ساری کائنات عالم وجود میں آئی، جسکی منظر کشی بریلی کے تاجدار نے یوں کی ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زمین وزماں تمہارے لئے، مکین ومکاں تمہارے لئے
چنیں وچناں تمہارے لئے، بنے دو جہاں تمہارے لئے

اور حقیقت ہے بھی یہی کہ ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

حضرات! یہ ہماری اور آپ کی خوش نصیبی ہے، یہ ہماری اور آپ کی فیروز بختی ہے، یہ ہماری اور آپ کی سعادت مندی ہے کہ ہم اللہ کے جلیل القدر پیغمبر

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عظمت میں اپنی عقیدتوں اور محبتوں کا خراج پیش کرنے کے لئے بزم نور کا...... نورانی محفل کا...... عظیم الشان اجلاس کا...... اور تاریخ ساز کانفرنس کا اہتمام کرتے ہیں، اور بلا شبہ اپنی عظمتوں کا چراغ روشن و منور کرتے ہیں۔

یقیناً ایسی عظیم الشان محفلوں میں شرکت فرمانے والا آدمی رحمت خداوندی کی موسلا دھار بارش میں نہا اٹھتا ہے کیونکہ

ہے سہانی رات دریائے کرم پُر جوش ہے
ساقیِ کوثر کے در سے ہر نظر ئے نوش ہے
جلوۂ محبوب کی محفل ہے طیبہ کی زمیں
جو یہاں آئے گا دیوانہ، وہی باہوش ہے

لہٰذا جن حضرات کے کانوں سے میری آواز ٹکرا رہی ہو، میں ان غوث وخواجہ کے دیوانوں، اولیائے امت کے ماننے والوں، شہدائے ملت کے جانثاروں اور شمع نبوت کے پروانوں سے مؤدبانہ اور پُر خلوص گزارش کرتا ہوں کہ آپ حضرات بلا کسی لمحۂ انتظار کے جلسہ گاہ میں تشریف لانے کی زحمت فرمائیں...... اور علمائے کرام کے نورانی وحقانی بیانات اور شعراء عظام کے روح پرور حیات افزا نعتیہ کلام سے اپنے تیرہ وتاریک قلوب واذہان کو روشن وتابناک

بھائیں، دیکھو گے ـــ

نور میں ڈوبی رات چلی ہے

تاروں کی بارات چلی ہے

بزم نبی میں اب آجاؤ

پیارے نبی کی بات چلی ہے

اور ـــ

محفل میں چلے آؤ کچھ کام نہیں لوں گا

خود جام پلاؤں گا کچھ دام نہیں لوں گا

سرکار کی محفل سے وہ لوگ ہیں کتراتے

تم خود ہی سمجھ جاؤ میں نام نہیں لوں گا

حضرات! یقیناً آج کے اس عظیم الشان اور تاریخ ساز کانفرنس میں اپنے وقت کے مایۂ ناز فصاحت بلاغت کے درشاہوار خطباء اور اپنی آواز و انداز کی سحر طرازیوں سے مشام جاں کو معطر کردینے والے شعراء بھی مدعو ہیں اور عنقریب رونق اسٹیج ہونے والے ہیں، جن کی خطابت وشاعری کا ڈنکا صرف آپ کے علاقہ ہی میں نہیں بلکہ ملک کے دیگر صوبہ جات میں بھی بج رہا ہے، اور جا بجا ان کے نام کے سکے کھنک رہے ہیں۔

برادران اسلام! آنے والے مہمانوں کی فہرست بہت ہی لمبی چوڑی ہے جنکا فرداً فرداً تعارف کرا کے میں آپ کا قیمتی وقت برباد کرنا نہیں چاہتا کہ آپ اپنے ہی پیچ وخم میں الجھ کررہ جائیں، پھر بھی چند لمحات کی بھیک مانگ کر دور دراز سے آئے ہوئے کچھ معزز مہمانوں کا تعارف کرا دینا بہتر اور مناسب سمجھتا ہوں تاکہ آپ کے دل کی الجھن کچھ کم ہو جائے۔ آنے والوں میں خصوصاً (۱) مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا.............................صاحب قبلہ

(۲) عمدۃ البیان فصیح اللسان حضرت علامہ.............................صاحب قبلہ

(۳) نوائے شعروادب پیکر ترنم جناب.............................صاحب قبلہ

(۴) واصف شاہ ہدیٰ مداح رسول جناب.............................صاحب قبلہ

ان کے علاوہ بھی بہت سے مقامی وغیر مقامی خطباء وشعراء جلوہ فگن ہیں۔ لہٰذا اب آپ مکمل اطمینان وسکون کے ساتھ ماحول کو سنجیدہ بناتے ہوئے پُر وقار انداز میں تشریف رکھیں۔ انشاء اللہ العزیز عنقریب آپ ان کے مقدس اور پاکیزہ چہروں کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے ساتھ ان کے نورانی وحقانی بیانات سے بھی لطف اندوز ہونگے۔

دوستو! انتہائی مسرت وشادمانی کی بات یہ بھی ہے کہ آج کے اس عظیم الشان اجلاس کی صدارت کا تاج زریں ایک ایسی نابغۂ روزگار ہستی کے سر نیاز کو بوسہ

دے رہا ہے جو علوم وفنون کا بحر ذخار ہے اور ایثار واخلاص کا پیکر، مسند درس وتدریس کا تاجدار اور میدان تصنیف وتالیف کا عظیم شہسوار ہونے کے ساتھ علم وہنر کا دریائے ناپیدا کنار بھی ہے جسے اہل علم ودانش نازش فکر وفن ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ استاذ العلماء مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی .... کے نام نامی سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ حضور والا کی ذات بابرکات محتاج تعارف نہیں لیکن اظہار حقیقت بھی کوئی چیز ہے میں صرف اور صرف یہ کہہ کر گزر جانا چاہتا ہوں کہ صدر محترم ۔

ایثار کی پاپوش ہیں اخلاص کا جامہ
بے نفسی کردار کا ہاتھوں میں عصا ہے
تابندہ جبیں پر ہیں تقدس کی لکیریں
کہتی ہے صداقت کہ یہی مرد خدا ہے

اور حضرات اس حقیر سراپا تقصیر کی کیا جرأت کہ اس عظیم الشان اجلاس میں حضور والا کے سامنے کچھ لب کشائی کر سکے، یہ حضور والا ہی کی کرم فرمائیوں اور ذرہ نوازیوں کا انمول ثمرہ ہے جو یہ تفنن وتکلم کا قیمتی موقعہ فراہم ہو رہا ہے۔

سنو اپنے تعارف کے لئے بس اتنا کافی ہے
ہم وہ رستہ نہیں جاتے جو رستہ عام ہو جائے

بہر کیف! اب آیئے زیادہ تفصیل میں نہ جا کر بلا کسی تاخیر انتظار کے اس عظیم الشان اور تاریخ ساز کانفرنس کا آغاز کرتے ہیں، اور حاضرین کے انوکھے طرز ونیک اسلوب کے مدنظر خلاق کائنات کا وہ مقدس کلام جسے پڑھنا بھی عبادت اور پڑھانا بھی عبادت، جسے دیکھنا بھی عبادت اور دکھانا بھی عبادت ہے، جسے سننا بھی عبادت اور سنانا بھی عبادت وکار ثواب ہے، اسی مقدس اور پاکیزہ کلام کی تلاوت سے اس عظیم الشان اجلاس کا شاندار افتتاح کرنے کے لیے تشریف لا رہے ہیں ساحر اللسان قاری خوش الحان حافظ قرآن فخر القراء مجود عصر حضرت حافظ وقاری .... صاحب قبلہ

استاذ دار العلوم ....

بخشا ہے تیرے رب نے تجھے وقت سہانا
فردوس میں بسنے کا ہے یہ ایک بہانا
قرآن مقدس کا لئے لب پہ ترانا
آنے کا یہ موسم ہے یہی وقت ہے آنا

آیئے اپنی بیداری اور بلند ہمتی کا ثبوت دیتے ہوئے ساحر اللسان کا شایان شان استقبالیہ نعرہ پیش کریں۔

نعرۂ تکبیر (آہستہ)

ارے یارا! ـ

زلف کیا چیز ہے، رخسار میں کیا رکھا ہے
دل ہی مر جائے تو سنسار میں کیا رکھا ہے
ایک یوسف ہے کہ باقی رہی رونق جس سے
ورنہ پھر مصر کے بازار میں کیا رکھا ہے

سنو! ـ

عشق ہے تو عشق کا اظہار ہونا چاہیے
ہر بشر میں جذبۂ ایثار ہونا چاہیے
کھڑکیوں سے رفتہ رفتہ آگئی کمرے میں دھوپ
آپ کو اب نیند سے بیدار ہونا چاہیے

یقیناً ڈاکٹر اقبال نے کسی غیر کے لئے نہیں بلکہ قوم مسلم ہی کی عظمتوں اور رفعتوں کے مدنظر کسی موقع پر کہا تھا کہ ـ

آگ تکبیر کی سینے میں دبی رکھتے ہیں
زندگی مثل بلال حبشی رکھتے ہیں

اگر آپ کے دلوں میں بھی تکبیر کی آگ دبی ہوئی ہے اور بلال جیسا شوق و سوز و گداز ہے تو ـ

منا کر روز و شب جلسہ جو ہوگا دیکھا جائیگا

کرو سرکار کا چرچا جو ہوگا دیکھا جائیگا

نبی کے ماننے والے ہیں زندہ اب بھی دنیا میں

لگاؤ زور سے نعرہ جو ہوگا دیکھا جائیگا

نعرۂ تکبیر

ادب سے بیٹھ جاؤ قاری قرآن آتے ہیں

قسم اللہ! رسول اللہ کے مہمان آتے ہیں

موصوف سے گزارش ہے کہ۔

خدائی شامیانے کی طرح محفل پہ تن جاؤ

فضائے شوق پر آکر سحاب لطف بن جاؤ

زمانہ منتظر ہے چمن چھڑ کو امن برساؤ

وفورِ شوق سے ماحول کو اس طرح گرماؤ

کہ ہر چھوٹا بڑا اٹھ جائے شوق زندگی لے کر

پڑھو آیات قرآں خواہش منزل رسی لے کر

مائک پر موصوف ساحر اللسان..........

....

☆شاعر☆

ے یہ موج دریا یہ ریگ صحرا یہ غنچہ وگل یہ ماہ و انجم

ذرا جو یہ مسکرا دیئے ہیں تو سب کے سب مسکرا دیئے ہیں

قرآن تھا قرآن ہے قرآن رہے گا
ایمان تھا ایمان ہے ایمان رہے گا
اسلام کی گردن پہ حسین ابن علی کا
احسان تھا احسان ہے احسان رہے گا

ماشاء اللہ..........سبحان اللہ..........

حضرات! یہ تھے موصوف ساحر اللسان جو وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا کے مد نظر قرآن مجید وفرقان حمید کی تلاوت بے بہا سے اپنے آپ کو مشرف کر رہے تھے ساتھ ہی ساتھ ہم آپ بھی اس کے فیوض وبرکات سے سرفراز ہو رہے تھے..... یقیناً قرآن مقدس پوری دنیا کو امن وسلامتی، اخوت ومحبت، اور بھائی چارگی کا پیغام دے رہا ہے، بلا شبہ وہ خدا کا ایسا ارفع واعلیٰ اور معجز کلام ہے کہ جس کی مثال لانے سے عرب کے بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء عاجز رہ گئے اور ان شاء اللہ العزیز کسی بھی ناپاک کی ناپاک سعی سے اس کی عظمت ورفعت کا جھنڈا کبھی بھی سرنگوں نہیں ہو سکتا اس لئے کہ۔

رفعت کی منزلوں پہ خدا نے جسے کیا
منزل سے اپنے اس کو ہٹایا نہ جائے گا
فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

محبان محترم! عظیم الشان اجلاس کا آغاز باضابطہ طور پر ہو چکا ہے لہٰذا اب آپ جذبۂ ایمانی وذوق ایقانی کی چادر اپنے سروں پر ڈال کر انتہائی پُر سکون انداز میں تشریف رکھیں ساتھ ہی ساتھ قلب شوق پاکیزہ تصورات سے لبریز ہو کہ ہم گنبد خضریٰ کی حسین چھاؤں میں مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یوں عرض گزار ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ کہوں کہ کعبے کا کعبہ کہوں تجھے
بے مثل حسن پاک کا جلوہ کہوں تجھے
محشر کے روز بخشنے والا کہوں تجھے
بعد از خدا بزرگ وبالا کہوں تجھے
آتا نہیں سمجھ میں کہ کیا کیا کہوں تجھے
افضل کہوں کہ اعلیٰ واولیٰ کہوں تجھے
سرور کہوں کہ مالک ومولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

اب آپ یکے بعد دیگرے خطباء ومقررین سے ان کے فیض بخش وایمان

افروز خطبات بھی سماعت فرمایئے اور مدح خوانان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روح پرور حیات افزا نعتیہ کلام سے بھی لطف اندوز ہوں، لیجئے تیار ہو جایئے بارگاہ خیر الانام میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کے لئے مائک کے حوالے کر رہا ہوں واصف شاہ ہدیٰ مداح رسول.................صاحب قبلہ کو موصوف سے گذارش ہے کہ۔

کرنے ذکر نبی صبح و شام آیئے
پیارے مداح خیر الانام آیئے
لیکے دامن میں عشق رسالت کی بُو
نعت پڑھنے ذوی الاحترام آیئے

مائک پر مداح خیر الانام.................................

☆شاعر☆

چل نہیں سکتے کبھی جتنے ہیں ناجائز رسوم ☆ ہے جہاں دیوانگان شاہ بطحا کا ہجوم
آندھی یا طوفان آئے یا چلے بادِ سموم ☆ حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعہ گراتے جائیں گے

ہے نبی کا ذکر لافانی کریں صبح و مسا ☆ یا الٰہی وقت ذکر شاہ آ جائے قضا
ذکر سے سرکار کے از ہر معطر ہے فضا ☆ خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا

دم میں جھٹک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

حضرات! ابھی تک آپ شاعر ملت کے نغمہ و ترنگ سے محظوظ و مسرور ہو رہے تھے اور کیف و سرور کی دلکش و دل فریب وادی میں سیر کر رہے تھے۔ یقیناً موصوف نے یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ ؎

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

لیجئے اب پھر آپ کے جذبات واحساسات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور آپ کی دلی خواہشوں کی تکمیل کرتے ہوئے باہر سے آئے ہوئے ایک ایسے مہمان شاعر کو زحمت سخن دے رہا ہوں جن کی شاعری کا ڈنکا آج کل پورے ہندوستان و نیپال میں بج رہا ہے۔ میں انتہائی ادب واحترام کے ساتھ نوائے شعروادب پیکر ترنم مداح رسول چمن طیبہ کے مہکتے ہوئے پھول جناب ....صاحب سے دست بستہ یوں عرض کروں گا کہ ؎

یہ وادیاں یہ فضائیں بلا رہی ہیں تجھے
خموشیوں کی صدائیں بلا رہی ہیں تجھے
مرا کہا نہ سنو دل کی بات تو مانو
ہر ایک دل کی دعائیں بلا رہی ہیں تجھے

مائک پر نوائے شعروادب جناب ....

☆مقرر☆

پھولوں کا رنگ وروپ بہاروں میں دیکھئے

انوار ماہتاب ستاروں میں دیکھئے

گر آمنہ کے چاند کا جلوہ ہے دیکھنا

ایمان کی نظر سے سیپاروں میں دیکھئے

ماشاءاللہ.........سبحان اللہ..........

حضرات! ابھی تک آپ شاعر موصوف نوائے شعروادب سے دل جیت لینے والے لب ولہجہ میں نعتیہ کلام سن کر محظوظ ہورہے تھے اوران کے لفظ کی تنظیم فراوانی وشیرینی گفتار سے لطف اندوز ہورہے تھے لیکن آپ کے اس بیجا سکوت سے آپ کی بے حسی اور بے دلی کا مکمل ثبوت مل رہا ہے لہٰذا۔

کاغذ کا یہ لباس بدن سے اتاردو

کیا منہ دکھاؤ گے اگر بادل برس گیا

خیر! اب آیئے نظم کی دنیا سے نکل کر نثر کی دنیا کا جائزہ لیں اور میدان خطابت میں ایک ایسے شعلہ بار خطیب اور فنکار مقرر کو آواز دیں جن کے خطاب لاجواب سے دلوں کو روحانی غذا حاصل ہوا کرتی ہے، اسی لئے بلا تامل کرسی

خطابت پر رونق افروزی کی دعوت پیش کی جارہی ہے خطیب اہلسنت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا...

.........................صاحب قبلہ کو، قبل اس کے کہ موصوف اپنے قدوم میمنت لزوم سے کرسی خطابت کو زینت بخشیں آیئے ہم اور آپ ان کا خیر مقدم نعرہائے تکبیر ورسالت کی چھاؤں میں کریں۔

نعرۂ تکبیر

بھلا کب تک زمانے سے ڈرو گے منہ چھپاؤ گے
گریبانوں میں کب تک رکھ کے سر آنسو بہاؤ گے
یہ غیرت پوچھتی ہے ہائے تم کب مسکراؤ گے
حسینی شان سے اٹھو پیام سرخوشی لے کر
بڑھو افکار میں ذوق عمل کی تازگی لے کر

مائک پر خطیب شعلہ بار...

☆شاعر☆

ذرے نجوم بن گئے ان کے دیار میں
پایا وقار کوچۂ عالی وقار میں
اسلام ہی زمانے پہ چھائے گا ایک دن

سورج چھپا ہوا ہے ابھی کچھ غبار میں

ماشاءاللہ.........

حضرات! آپ مجلس نور میں بیٹھ کر علامہ موصوف کا نہایت ہی عالمانہ فاضلانہ، پُر مغز وپُر اثر خطاب سماعت فرما رہے تھے اور اپنے قلوب واذہان کو عشق وعرفان کا گہوارہ بنا رہے تھے۔

یقیناً خطیب ذیشان پُر زور اور نکات آفریں خطاب سے جہاں قوم وملت کی فلاح وبہبود اور تعمیر وترقی کی شاہراہ متعین کر رہے تھے وہیں مجاہدین اسلام کی جرأت وہمت اور ان کے پاکیزہ اخلاق وکردار کو بھی تاریخ اسلام کی روشنی میں یوں بیان کر رہے تھے کہ ـ

یاد ہوگا وہ تجھے بدر کا پہلا میداں
کفر کی بدلی سے نکلا جہاں ماہ تاباں
جب لگا نعرۂ تکبیر خدائے غفار
ہو گئے خاک بسر کفر کے سارے پندار
تین سو تیرہ نے دنیا کو ہلا ڈالا تھا
کفر کے خرمن ظلمت کو جلا ڈالا تھا
کتنے طوفان اٹھے کفر کے بادل چھائے

کتنے چنگیز بھی شمشیر بکف لہرائے

راستہ وادئ عبرت کا دکھایا ان کو

صفحۂ دہر سے اک لخت مٹایا ان کو

اب آیئے پھر منظوم خراج عقیدت سماعت کرنے کے لئے ہمہ تن گوش ہوجایئے اور پھر وہی حسین منظر اور کیف آور سماں آپ کی توجہات کا طالب ہے ۔لہٰذا اب آپ اپنے عشق ومحبت اور دلی بیداری کا ثبوت دیں ساتھ ہی ساتھ مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دلنواز کلام سے لطف اندوز ہوں۔

میں بلا کسی لمحۂ انتظار کے طوطئ باغ مدینہ شاہکار ترنم شاعر فطرت جناب.......................صاحب سے عرض کروں گا کہ ۔

چل رہی ہے یہ باد صبا جھوم کر

آئی ہے روضۂ مصطفےٰ چوم کر

روح پرور مدینہ کی آئے ہوا

پڑھئے نعت حبیب خدا جھوم کر

مائک پر طوطئ مدینہ..............................

☆مقرر☆

ہر جبیں پر ہے چمک اور ہر نظر مسرور ہے

ہر بشر اب نشۂ عشق نبی میں چور ہے

ہیں فرشتے آدمی کے ساتھ بھی آ کر شریک

بزم ذکر سرور کونین بزم نور ہے

حضرات! ابھی تک آپ شاعر فطرت کے نعتیہ کلام سے مسرور ہو رہے تھے واقعی شاعر موصوف کی نعتیہ شاعری کو سن کر آپ محسوس کر رہے ہوں گے کہ ان کی نعتیہ شاعری میں مکتب کی کرامت کم اور بزرگوں کا فیضان نظر زیادہ ہے۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی

سکھایا کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

اب آیئے پھر نظم سے نثر کی جانب رجوع کرتے ہیں میدان خطابت میں. ایک ایسے ولولہ انگیز خطیب اور بے مثال واعظ کو پیش کیا جائے جو اپنی دل پذیر تقریر سے امت مسلمہ کے نوجوانوں کے دلوں میں چھپتی ہوئی چنگاریوں کو شعلۂ جوالہ بنا دیا کرتے ہیں۔

میری مراد واعظ باکمال مقرر بے مثال خطیب شیریں مقال حضرت علامہ..........................صاحب قبلہ سے ہے۔

آؤ کرلیں خیر مقدم نعرۂ تکبیر سے

نعرۂ تکبیر

انکار نہ کر واعظ اب پینے پلانے سے

لے دیکھ چھلک اٹھا ساغر تیرے آنے سے
چھائی ہے اداسی یہ بس تیری خطابت کی
اب خوف نہیں مجھ کو کوئی بھی زمانے سے

مائک پر خطیب باکمال..

....

☆شاعر☆

اے مری قوم تجھے عظمت رفتہ کی قسم
تجھ میں احساس کے جذبات شکستہ کی قسم
اپنی تاریخ کو جو قوم بھلا دیتی ہے
صفحۂ دہر سے وہ خود کو مٹا دیتی ہے
درِ خیبر کو ابھی یاد ہے سطوت تیری
روم وایراں بھی نہ بھولیں گے جلالت تیری

محبان محترم ! یہ تھے خطیب باکمال جو یادِ ماضی اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ کے تعلق سے انتہائی نفیس انداز میں ہم اور آپ کو خطاب کر رہے تھے ساتھ ہی ساتھ آج کے مسلمانوں کی غیرت کو یوں للکار بھی رہے تھے کہ اے دورِ حاضر کا خوابیدہ مسلمان! ؎

تو چمکتا تھا صداقت کا ستارہ بن کر

عدل و انصاف کی کشتی کا کنارہ بن کر
تو نے اوصاف گون کھو کے جہاں کھو ڈالا
بیچ دی اپنی خودی عزم جواں کھو ڈالا
کیا ملا عظمت اسلام کو رسوا کر کے
چند ٹکڑوں کے لئے دین کا سودا کر کے
ہے مسلمان تو پھر شان مسلمانی لا
اہل ایماں ہے تو کردار بھی ایمانی لا

یقیناً دل تو یہی چاہ رہا تھا کہ موصوف دیر تک یونہی خطاب کرتے رہتے لیکن وقت اپنا فیصلہ زبان حال سے اس طرح سنا کر رخصت ہو گیا کہ۔

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ
دو بوند ہی کافی ہے اگر کچھ اثر کرے

بیساختہ دل سے یہ آواز نکلی کہ۔

مل کر تیری نظروں سے بیتاب ہوئیں آنکھیں
پیاس اور بڑھی میری اک جام پلانے سے
رقصاں تھی حیات اپنی گلزار خطابت میں
دل ٹوٹ گیا میرا لیکن تیرے جانے سے

خیر! اب آیئے پھر حسان ورضا خاں کی سنت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے کسی ایسے زمزمہ ریز اور نغمہ سنج کو دعوت دی جائے جس کی زمزمہ ریزی اور پرکیف نغمہ سنجی سے اگر ایک طرف مدینہ کی یاد تازہ ہوجایا کرتی ہے، تو دوسری طرف ندوہ، نانوتہ اور سہارنپور وغیرہ میں زلزلہ آجایا کرتا ہے۔

لیجئے! چمن طیبہ اور کوئے نبی کی دلکش ودل فریب وادی کی سیر کرانے کے لئے تشریف لا رہے ہیں عندلیب چمنستان رسالت مداح شمع نبوت جناب .... صاحب قبلہ موصوف سے گذارش ہے کہ۔

نعت پاک مصطفےٰ ایسی پڑھو گونجے فضا
ندوہ، نانوتا، سہارنپور میں آئے زلزلہ
دے دو آکر دشمنان مصطفےٰ کو وارننگ
ہوں غلام غوث اعظم پاس کلک رضا

مائک پر چمن طیبہ کے مہکتے پھول..

☆مقرر☆

سارا پانی چھو کے ہونٹوں سے، گلابی کر گیا
وہ ندی کی مچھلیوں کو بھی شرابی کر گیا
خود بھی کوّا خور تھا اشرف علی وہ تھانوی
جتنے دامن سے جڑے سب کو وہابی کر گیا
اعلیٰ حضرت غوث اعظم کی کروں میں بات کیا

جاہل مطلق تھا توہین صحابی کر گیا

کر کے چوری پھر بھی سینہ زوری کرتا ہے خبیث

کیا بتاؤں کس طرح کتنی خرابی کر گیا

دیکھا آپ نے بلبل باغ مدینہ نہایت ہی والہانہ اور عقیدتمندانہ لب ولہجہ میں نعت رسول پیش کر رہے تھے اور اپنی زمزمہ ریزی سے دلوں کی کائنات میں عشق رسول کا چراغاں بھی کر رہے تھے۔

اگر ایک طرف عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جھوم رہے تھے تو دوسری جانب شاتمان رسول کی حالت یہ تھی کہ۔

نبی کی نعت سنی آئیں بائیں کرنے لگے

ادھر ادھر تھا نظر دائیں بائیں کرنے لگے

کبھی جو ہم نے کہا المدد اعلیٰ حضرت

تو کوے ندوہ کے سب کائیں کائیں کرنے لگے

آیئے اب پھر بلا کسی تاخیر کے ایک ایسے نائب رسول کے دامن کرم سے وابستہ ہوا جائے جو ایک بہترین خطیب اور عمدہ اسپیکر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عمدہ ادیب بھی ہیں، جن کی تقریر سلاست و شگفتگی، فصاحت وبلاغت اور متانت و سنجیدگی سے پُر ہوا کرتی ہے، جن کی تقریر قرآن وحدیث اور اقوال

سلف صالحین کی ضیا پاشیوں سے منور و مجلی ہے۔ میری مراد مفکر ملت عمدۃ الواعظین حضرت العلام علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی.................صاحب قبلہ سے ہے۔ آئیے ہم اپنے اس عظیم مفکر کے افکار کے سمندر میں غوطہ زن ہونے کے لئے ایک عظیم الشان نعرہ لگالیں۔

نعرۂ تکبیر

؎ تری یکتائی ہر ایک رنگ و بو پہ چھائی ہے
سارا مجمع ترے جلوؤں کا تماشائی ہے

؎ ابھی حضرت کی جو تقریر ہوگی
قرآن پاک کی تفسیر ہوگی
عدوئے مصطفےٰ کے حق میں از ہر
عمر فاروق کی شمشیر ہوگی

مائک پر مفکر اسلام.................صاحب قبلہ

☆شاعر☆

چہرۂ گردش ایام نکھر جائے گا
ایٹمی دور کا انسان سدھر جائے گا
اے نئے دور تجھے امن کی حاجت ہے اگر
تھام لے دامن سرکار سنور جائے گا

حضرات! یہ تھا علم وفن کا شہیر تاجدار اور میدان خطابت کا عظیم شہسوار جو اپنی خطابت کا سکہ جمار ہاتھا، ساتھ ہی ساتھ اپنے قیمتی افکار سے پورے مجمع کو سرفراز کرر ہاتھا۔

حضرات! میں ایک بار پھر افراط وتفریط کا بازار گرم کرنے والوں تک یہ پیار بھرا پیغام پہونچا کر محفل کا تقدس اور وقار برقرار رکھنے کی پوری کوشش کروں گا کہ۔

رہ طلب میں ادب ہی سے سرفرازی ہے
مزہ کلیم سے پوچھو برہنہ پائی کا

اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ۔

انجام انتہائے سفر دیکھتے چلیں
جب گاؤں آگیا ہے تو گھر دیکھتے چلیں
جس نعت خواں کا چرچا شہر میں ہے آجکل
جی چاہتا ہے اس کا ہنر دیکھتے چلیں

میں انتہائی خلوص ومحبت کے ساتھ ماہر فکر وفن واصف شاہ زمن جناب ....صاحب سے عرض کروں گا کہ۔

اِدھر اچھا نہیں لگتا اُدھر اچھا نہیں لگتا
نہ ہو قرآن جس گھر میں وہ گھر اچھا نہیں لگتا

چلے آؤ اے مداح رسول پاک اب کیونکہ

بلا نعتوں کے تقریری سفر اچھا نہیں لگتا

مائک پر واصف شاہ زمن..............................صاحب قبلہ

☆مقرر☆

عقیدتوں سے بھری رات ماہتابی ہو

سرورِ عشق میں دن کی فضا گلابی ہو

کھلا ہو ساقیِ کوثر کا میکدہ یارب

ہمیں جو بھیک ملے صدقۂ صحابی ہو

سامعین باوقار! یہ تھے واصف شاہ زمن جو اپنی سحر طرازی اور ترنم ریزی سے لوگوں کے دلوں کو مسحور کر رہے تھے، یقیناً موصوف آئے اور وقت بے ثبات میں اپنی جیت کے خیمے ہم تمام کے قلب وجگر پر نصب کر چلے۔ ہماری پیشانیوں پر ابھرنے والی سلوٹیں یہی کہتی رہ گئیں کہ۔

دوبارہ چلے آنا او جانے والے

اب آرزوئے دل اس ہستی کی بارگاہ ناز میں عقیدتمندانہ صدا دے رہی ہے جن کی پرہیزگاری سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ پیش کر رہی ہے، تفسیر وتاریخ کی کتابوں پر جن کی گہری نظر رہتی ہے، باریک سے باریک اور دقیق

سے دقیق تر مسائل اتنے آسان پیرائے میں بیان کرتے ہیں کہ جس سے پورے مجمع پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور اکتساب نظریات کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

میری مراد مخزن خیر و برکت چشمۂ علم و حکمت حضرت علامہ مولانا الشاہ مفتی ......صاحب قبلہ سے ہے۔ میں نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ موصوف سے دست بستہ عرض کروں گا کہ۔

بہاروں کے لہو سے خار وخس پر
تو ارخ گل وگلزار لکھیے
بیاض زندگی پر آب زر سے
میرے اسلاف کا کردار لکھیے

مائک پر مخزن علم و حکمت......صاحب قبلہ

☆شاعر☆

رہِ مدینہ میں ایماں نے اہتمام کیا
نماز عشق پڑھی ہوش کو امام کیا
ہمارے سر پہ درِ مصطفےٰ کی خاک تھی جب
تمام تاجوروں نے ہمیں سلام کیا

ماشاءاللہ! سبحان اللہ......موصوف نے ایسی تقریر فرمائی کہ۔

غم سے مرجھائے ہوئے چہرے گلابی ہو گئے

یقیناً علامہ موصوف کی تقریر نے دلوں کو تازگی اور ایمان کو غیر معمولی تقویت بخش دی، واقعی ہر شخص اپنے آپ میں ایمانی سرور و کیف کی ایک نئی چاشنی محسوس کر رہا ہوگا، غالباً میرا یہ شعر حقیقت حال کے مطابق ہوگا کہ ؂

خطابت کی متانت پر فصاحت ناز کرتی ہے
تری مجد و بزرگی پر شرافت ناز کرتی ہے
خطیبوں کو تو ہونا چاہئے نازاں خطابت پر
مگر شان خطابت پر خطابت ناز کرتی ہے

لیجئے پھر نعت نبی کی عطر بیزیوں سے مشام جاں کو معطر کرنے کے لئے بڑے ہی آن بان کے ساتھ مائک کے حوالے کر رہا ہوں بلبل باغ مدینہ نواسنج لاثانی جناب.........صاحب کو موصوف سے التجا ہے کہ ؂

دل کے احساس کو لفظوں کا سمندر دے دو
پھول کے ہاتھ میں جذبات کا خنجر دے دو
شیشۂ دل کی تمنا کا بھرم رکھنا ہے
جو ہر عشق و وفا یا کوئی پتھر دے دو

مائک پر نواسنج مدینہ.........صاحب قبلہ

☆مقرر☆

لبوں پہ جن کے شہ دیں کا نام آتا ہے

انھیں کے ہاتھ میں کوثر کا جام آتا ہے

جہاں پہ کام نہ دیں باپ، ماں، بہن، بھائی

وہاں دلارا حلیمہ کا کام آتا ہے

ماشاء اللہ یہ تھے شاعر لاثانی جو انتہائی وجد آفریں اور مشام جاں کو معطر کردینے والے لب ولہجہ اور جاذب نظر اداؤں کے ساتھ گلہائے رنگارنگ پیش کررہے تھے۔

لیکن اب آپ اپنی آنکھوں کے ساتھ دلوں کے بند جنگلے بھی کھول کر بیٹھیں اور ماحول کو سنجیدہ مگر پُر وقار بنائے رکھیں

لیجئے پُر اثر کلام، روح پرور گفتگو، ایمان افروز اور کوثر و تسنیم سے دھلی دھلائی بات سننے کے لئے گوش بر آواز ہو جائیں، بادۂ توحید و رسالت کا جام پلانے کے واسطے کرسی خطابت پر جلوہ فگن ہو رہے ہیں خطیب شہیر آسمان خطابت کے بدر منیر حضرت علامہ .... صاحب قبلہ جو آپ کے تڑپتے ہوئے دلوں کو سکون واطمینان کا پائیدار مرہم عنایت فرمائیں گے۔ آیئے ہم اپنے اس بے نظیر واعظ کا بے نظیر وعظ سننے کے لئے بے نظیر نعرہ لگائیں

نعـــرۂ تـــکـــبـــیـــر

رے یار!

مثل بو قید ہے گلشن میں، پریشاں ہو جا

رخت بر دوش ہوائے چمنستاں ہو جا
ہے تنک مایہ تو ذرے سے بیاباں ہو جا
نغمۂ موج سے ہنگامۂ طوفاں ہو جا
قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

ایسے انداز میں نعرہ لگائیے کہ شاتمان رسول حواس باختہ ہو جائیں۔

نعرۂ تکبیر

اہل سنت پہ فضل باری ہے
غوث و خواجہ کا فیض جاری ہے
ناؤ کاغذ کی چھوڑ دی میں نے
اب سمندر کی ذمہ داری ہے

؎ نشیمن پر نشیمن اس قدر تعمیر کرتا جا
کہ بجلی گرتے گرتے آپ خود بیزار ہو جائے

مائک پر واعظ بے نظیر......................................

☆شاعر☆

دل کی دھڑکن کہہ رہی ہے بزم خوش انجام ہے

رات کی تاریکیوں کی ہرادا ناکام ہے
آفت بے وقت سے کہہ دو کہ رک جائے ابھی
میرے ہونٹوں پر محمد مصطفےٰ کا نام ہے

حضرات! یہ میدان خطابت کا وہ بحر ناپیدا کنار تھا جس کے پُر اثر کلام، روح پرور گفتگو اور ایمان افروز خطبات سے ہم اور آپ اپنے قلوب واذہان کو جلا بخش رہے تھے، ساتھ ہی ساتھ اپنے تڑپتے ہوئے دل کے لئے سکون واطمینان کا پائیدار مرہم بھی حاصل کررہے تھے۔

مگر آپ گور غریباں اور شہر خموشاں کا منظر پیش کررہے تھے ایسا نہ کیجئے بلکہ۔

بنو کچھ ایسے دیوانے کہ فرزانے بھی شرمائیں
جبیں سائی تمہارے در پہ اہل دہر فرمائیں
وفا کی سوزشیں قلب تپاں کو اور گرمائیں
نہ کھاؤ ٹھوکریں رنج وغم درماندگی لے کر
اٹھو افکار میں ذوق عمل کی تازگی لے کر

خیر! اب آیئے ایک بار پھر بلبل باغ مدینہ کی بہار آور ترنم سے قلوب واذہان کی کلیاں کھلائیں، تاکہ دل کی قحط سالی دور ہوجائے، وادئ بطحا کی سیر کرانے کے لئے مائک کے حوالے کررہا ہوں نعت خوان رسول

جناب .... صاحب کو، ان سے میں کہوں گا کہ

پہلے نبی کے عشق کی شمع جلائیے

پھر وادیٔ حیات کو کعبہ بنائیے

نعت رسول پاک کا تحفہ لئے ہوئے

بزم رسول پاک میں تشریف لائیے

مائک پر بلبل باغ مدینہ ....

☆مقرر☆

یوں جذبۂ جنوں نے بڑا کام لیا ہے

روز ازل میں عشق کا انعام لیا ہے

میرے لبوں کو چوم لیا جبرئیل نے

سرکار دو جہاں کا جہاں نام لیا ہے

حضرات! یہ تھے بلبل باغ مدینہ جو دل جیت لینے والے انداز میں نغمہ سنجی کر رہے تھے، ایسا لگ رہا تھا کہ موصوف لوگوں کے دلوں سے قحط دور کر دیں گے مگر موصوف نے صرف چھڑکاؤ ہی پر اکتفا کیا مجبوراً یہ کہہ دینا پڑا کہ

آئے تھے دل کی پیاس بجھانے کے واسطے

یہ دل میں اور آگ لگا کر چلے گئے

لہذا میں اب اسی قحط کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے مشہور زمانہ خطیب کی

بارگاہ میں عرض کروں گا جن کے فکر انگیز اور پُر مغز و پراثر تقریر سے سامعین کے دلوں پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور باغ تمنا ہرا بھرا ہو جایا کرتا ہے۔ میری مراد خطیب باوقار مقرر شعلہ بار حضرت علامہ مولانا .... صاحب قبلہ سے ہے۔ آئیے خطیب ذی وقار کا استقبالیہ نعرہ پیش کریں۔

نعرۂ تکبیر

اجمیر جانے کے لئے چین وسکون سے
ہم کو بھی ایک پیارا سا اسٹیشن دیجئے
کچھ سر جھکائے بیٹھے ہیں کچھ محو خواب ہیں
ان کو رضا کے نام کا انجکشن دیجئے

مائک پر مقرر شعلہ بار ....

☆شاعر☆

بہر صورت یہاں جشن بہاراں ہو ہی جاتا ہے
چمک جاتی ہے جب بجلی چراغاں ہو ہی جاتا ہے
اگر ہمت شکستہ ہو، اگر ہو عزم نا محکم
تو پیدا دامن ساحل سے طوفاں ہو ہی جاتا ہے

حضرات! یہ تھے مقرر شعلہ بار جو اپنی فکر انگیز اور سحر بیانی سے سامعین کے دلوں پر ایک وجدانی کیفیت طاری کر رہے تھے جس سے باغ تمنا سرسبز

وشاداب نظر آنے لگا میرے اپنے شعور اور فہم وادراک میں موصوف کی تقریر کا ماحصل یہی اشعار تھے۔

یہ نہ سمجھو کہ بہت نرم ہیں کمزور ہیں ہم
عزم محکم کی قسم آج بھی شہ زور ہیں ہم
کردے بے پردہ مساوات کی تنویروں کو
توڑ دے بندش و آلام کی زنجیروں کو
سرخروئی کے لئے سر کو کٹانا ہوگا
زندہ رہنے کیلئے خود کو مٹانا ہوگا

اب پھر نگاہ بے چین اور دل منتظر ہے اس کے لئے، جس کی آواز میں طوطیوں کی نغمگی کا سلیقہ ہے، جس کے اشعار کے انوار کاشانہ نعت کو منور کررہے ہیں، ایسا قادر الکلام شاعر وایسا مداح اب مائک پر آنے والا ہے، میں ان چند اشعار کے ساتھ شاعر فطرت جناب ....صاحب کو زحمت سخن دے رہا ہوں کہ ؎

موسم ہے خوشگوار فضا مشکبار ہے
اے موت آ بھی جا کہ تیرا انتظار ہے

یقیناً یہ ایسا نغمہ سنج ہے کہ ؎

دل ودماغ میں کیف وسرور بھر دے گا

یہ گنگنائے گا تو محو خواب کردے گا

کسی میں تاب نہیں، دے گا کیا جواب کوئی

ہے اپنے دھن کا دھنی لاجواب کردے گا

مائک پر شاعر خوشنوا..............

☆مقرر☆

خیال شام نہ اندازۂ سحر لاؤ

چراغ شمس نہ تابانیٔ قمر لاؤ

جو دیکھنا ہے میرے مصطفےٰ کے جلووں کو

چلو مدینہ سے ایمان کی نظر لاؤ

حضرات! یہ تھے وہ قادرالکلام شاعر اور مداح رسول جنھوں نے اپنی پُر وجد نغمہ سنجی اور بے مثال ترنم ریزی سے دل و دماغ میں کیف و سرور بھر دیا اور اس طرح گنگنائے کہ گویا شاعر موصوف یہی کہہ رہے تھے کہ ۔

قلم ہے ہاتھ میں خنجر کی کیا ضرورت ہے

پڑھا لکھا ہوں سلیقے سے خون کرتا ہوں

پھر بھی مجھے اس خاموشی اور بے توجہی نے یہ محسوس کرنے پر مجبور کر دیا ،بالخصوص اہل اسٹیج توجہ دیں کہ ۔

اجنبی دشت ہے اک عالم تنہائی ہے

زندگی مجھ کو خدا جانے کہاں لائی ہے

کس طرح میں کروں غیروں کی شکایت آخر

مرا گھر لوٹنے والا ہی میرا بھائی ہے

میرے دوست کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ۔

ہماری صبح زندہ ہے ہماری شام زندہ ہے

ہمارے دل کی تختی پر نبی کا نام زندہ ہے

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی زندہ دلی کا ثبوت دیں کیونکہ ۔

نہ ہم سفر نہ کسی ہم نشیں سے نکلے گا

ہمارے پاؤں کا کانٹا ہمیں سے نکلے گا

خود اپنی سرزمیں پہ ایڑیاں رگڑنے سے

ہمیں یقیں ہے کہ پانی یہیں سے نکلے گا

بہرحال! اب پھر ایک ایسی مایۂ ناز وقابل فخر اور موقر ہستی کی پُر تنویر تقریر سماعت کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرلیں جن کی نورانی آنکھوں میں دیار حرم اور کوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار وتجلیات کی ضیاء پاشیاں موجیں مارتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

میری مراد غازیٔ میدان الفت، مورد الطاف قدرت، پیکر درد محبت، علمبردار سنیت، نیر چرخ خطابت، زائر دربار رحمت حضرت علامہ الحاج

الشاہ.........................صاحب قبلہ سے ہے یقیناً موصوف کی

ذات بابرکت محتاج تعارف نہیں لیکن اظہار حقیقت بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔

بلاشک وشبہ موصوف نے بارگاہ رسول میں حاضر ہو کر خود اپنے اور اپنے اہل

وعیال ساتھ ہی ساتھ دنیا کے تمامی سنی مسلمانوں کی بقا کی کیلئے دعائیں کی ہیں۔

اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صلاۃ وسلام کی شکل میں نذرانہ

دل بھی لٹایا ہے۔ لہٰذا ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم بھی اپنے اس محسن کے لئے درازیٔ

عمر کی دعائیں بھی کریں اور اس کی بارگاہ ناز میں خراج عقیدت بھی پیش کریں۔

کیونکہ دنیا نے اپنی ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا کہ جس کسی نے بھی بارگاہ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کیا تو دنیا نے اس پر بھی سلام بھیجا۔

کیا آپ کو نہیں معلوم کہ جب مجدد اعظم حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے

بارگاہ رسالت میں اسطرح عرض کیا کہ ؎

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

تو دنیا نے مچل کر کہہ دیا کہ ؎

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفےٰ

سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

لہٰذا ان چند اشعار کے ساتھ موصوف کو کرسی خطابت پر جلوہ فگنی کی زحمت دے رہا ہوں۔ ہوسکتا ہے یہی اشعار موصوف کی تمہید بن جائیں ۔

السلام اے غازیٔ میدان الفت السلام

السلام اے زائر دربار رحمت السلام

منزل شمس و قمر سے کم نہیں تیرا مقام ☆ وادیٔ عرفات میں تو کرکے آیا ہے قیام

تیری آنکھوں کو ملے ہیں بادہ عرفاں کے جام ☆ آب زمزم سے ہوا سیراب قلب تشنہ کام

السلام اے مورد الطاف قدرت السلام

گنبد خضریٰ کے جلووں پر پڑی تیری نظر ☆ تیری آنکھیں ہوگئیں انوار یزدانی کا گھر

کھل اٹھا دل کا کنول پھولا مقدر کا شجر ☆ وادیٔ دل بن گئی پھر مسکن خیر البشر

السلام اے حامل فیضان رحمت السلام

کیا کوئی سمجھے بھلا تیرے قدم کی برکتیں ☆ تیرے قدموں پر نچھاور ہیں ہزاروں عظمتیں

تجھ کو حاصل گاہ خاص کی ہیں لذتیں ☆ چوم لوں تیرے قدم یہ کہہ رہی ہیں حسرتیں

السلام اے حامل فیضان قدرت السلام

السلام اے زائر دربار رحمت السلام

نعرۂ تکبیر

مسند خطابت پر آپ کی ضرورت ہے

خلق سب کی نظروں میں آپ ہی کی صورت ہے

مائک پر علامہ الحاج..صاحب قبلہ

☆ شاعر ☆

غم حبیب کو سینے میں پال رکھا ہے

جہان قلب میں سوز بلال رکھا ہے

صحابہ پی لیں کی کچھ نہ ہو کی پانی میں

نبی نے ہاتھ سے چشمہ ابال رکھا ہے

مقام صہبا میں دیکھو تو معجزہ ان کا

علی کے واسطے سورج نکال رکھا ہے

ہر ایک سمت عیاں ہے کہاں کہاں دیکھوں

ترے جمال نے حیرت میں ڈال رکھا ہے

حضرات ایہ تھے نیر چرخ خطابت علامہ الحاج..

جو ہمیں بیٹھے بیٹھے عالم تصورات میں مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ کی دلکش ودلفریب وادیوں کی سیر کرا رہے تھے اور مجھے موقع کی نزاکت کے لحاظ سے حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان کے اشعار یاد آ رہے تھے کہ

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

گل و برگ وصول کر رہے تھے، لیکن ساتھ ہی ساتھ آپ کے جذبات واحساسات کا احساس کرتے ہوئے یہ بھی کہہ رہے تھے کہ۔

بے عمل دل ہے، تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
کھیت بنجر ہو تو، برسات سے کیا ہوتا ہے
نغمگی شعر کی جب آپ کو پگھلا نہ سکی
نثر میں گفتگو اور بات سے کیا ہوتا ہے

بہر کیف! اب میں ایک ایسے بے باک اور نڈر خطیب کو آپ کے حوالے کرنے جارہا ہوں جن کی ناصحانہ و مصلحانہ تقریر کی شہرت آناً فاناً پورے علاقہ میں بوئے گل کی طرح پھیل جایا کرتی ہے۔

بلاشبہ خطیب ذیشان کی نصیحت آمیز تقریر سے جہاں روح کو بالیدگی اور دل کو تازگی حاصل ہوتی ہے وہیں جہالت کی تاریکیاں بھی دم توڑتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

یقیناً ان کی تقریر اگر عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سراپا تنویر ہوتی ہے تو دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برہنہ شمشیر بھی ہوا کرتی ہے۔

میری مراد مصلح قوم وملت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ.............صاحب قبلہ سے ہے۔ آیئے ہم اپنی زندہ دلی کا ثبوت دیتے ہوئے زندگی کا ماحول بنا کر اپنے آنے والے خطیب کا استقبالیہ نعرہ

پیش کریں

نعرۂ تکبیر

خدا کے واسطے مہر سکوت توڑ بھی دے
یہ سارا مجمع تری گفتگو کا پیاسا ہے

اور حضرات! ہے

مزہ برسات کا چاہو تو ان آنکھوں میں آبیٹھو
سیاہی ہے سفیدی ہے شفق ہے ابر باراں ہے

مائک پر مصلح قوم وملت..........................

☆شاعر☆

جان چمن در وح صبا کہہ کے پکاروں
اے رہبر ملت تجھے کیا کہہ کے پکاروں
چارہ گر ارباب محبت کہوں تجھے
یا درد تمنا کی دوا کہہ کے پکاروں

حضرات! ابھی تک آپ علامہ موصوف کے ناصحانہ و مصلحانہ فکر انگیز اور نصیحت آمیز خطاب سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ تقریر کیا تھی بالکل ساون بھادوں کی بارش تھی جو پیاسی زمین کو سر سبز و شاداب کر رہی تھی اور موصوف زبان حال سے یہ بھی کہہ رہے تھے کہ ہے

اکیلا ہوں مگر آباد کر دیتا ہوں ویرانہ

بہت روئے گی میرے بعد میری شام تنہائی

اور۔

یہ ایک ابر کا ٹکڑا کہاں کہاں برسے

ہر ایک دشت تو پیاسا دکھائی دیتا ہے

بہر صورت پھر نعت نبی کے روح پرور اور حیات افزا ترانوں سے احاطۂ نور یعنی مجلس پاک کو مزین کرنے کے لئے آواز دے رہا ہوں عندلیب گلشن رسالت مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم جناب.........................صاحب کو موصوف سے گزارش ہے کہ تشریف لا کر اپنی آواز و انداز کی دلکشی کا مظاہرہ فرمائیں۔

نبی کی نعت سناؤ ثواب پاؤ گے

انہیں کا جشن مناؤ ثواب پاؤ گے

نتیجہ مسجد نبوی کا سامنے رکھ کر

وہابیوں کو بھگاؤ ثواب پاؤ گے

مائک پر مداح نبی...

☆مقرر☆

صاحب ایمان، تصویر وفا، بن جائیے

چاہیے شاہی، تو اس در کے گدا بن جایئے

بعد میں بن لیجیے گا آپ، شیخ محترم

آیئے پہلے غلام مصطفیٰ بن جایئے

ماشاء اللہ! سبحان اللہ.......... موصوف نے عشق وعرفان کے اتھاہ سمندر میں غوطہ زن ہوکر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اس طرح سے کیا جس سے دنیائے سائنس کا شیرازہ بکھر گیا اور احکام شرعیہ میں تمام عقل کا گھوڑا دوڑانے والوں کا جنازہ نکل گیا جس کا ماحصل یہ شعر ہے ؎

عقل میں دل کی اگر بات اتر جائے گی

بزم ہستی بھی بہر حال سنور جائے گی

جتنی سائنس سر چرخ کرے گی پرواز

اتنی اسلام کی معراج نکھر جائے گی

اور ؎

تم گر چکو ہوا ٹھو سنبھلنے کا نام لو

اب وقت ہے کہ خود کو بدلنے کا نام لو

پہلے یہاں تم اپنے چلن پر نظر کرو

پھر چاند کی زمین پہ چلنے کا نام لو

اور ؎

سائنس! تری چرخ بریں تک نظر گئی

گردوں پہ آسمان کے زد پر ٹھہر گئی

جس جا نہ جا سکا تیرا پرواز تخیل

آقا کی اس سے آگے سواری گزر گئی

خیر! آیئے پھر مسند خطابت کے اس عظیم تاجدار کی بارگاہ سے وابستگی کا شرف حاصل کیا جائے، جن کے اندر قرآن وحدیث کی روشنی میں عقائد حقہ کو واضح اور عقائد باطلہ کی فلک بوس عمارتوں کو زمین بوس کرنے کی صلاحیت بدرجۂ اتم موجود ہے۔ جن کے ٹھوس دلائل، مضبوط شواہد اور حیرت انگیز استدلال سے ہر طرف فکر وفن کے غنچہ وگل کھلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ میری مراد حامی قرآن، عالم معانی وبیان، مبطل باطل ادیان، طلیق اللسان، خطیب ذیشان حضرت علامہ مولانا.................صاحب قبلہ سے ہے۔ آیئے ہم اپنے اس عظیم قائد کا استقبال عظیم الشان نعروں کے حوالے سے کریں۔

نـعـرۂ تـکـبـیـر

واعظ شعلہ بار آجاؤ

اے گل مشکبار آجاؤ

روح کو تازگی عطا کرنے

بن کے ابر بہار آجاؤ

مائک پر قائد اہل سنت..............................

☆شاعر☆

اس دل نے عقیدت سے بڑا کام لیا ہے
ایمان سے آقا کا قدم تھام لیا ہے
اے سرورِ کونین مری ناؤ نہ ڈوبے
طوفان میں گھبرا کے ترا نام لیا ہے

حضرات! یہ تھے میدان خطابت کے وہ عظیم بادشاہ جنھوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں عقائد حقہ کو واضح کر دیا اور عقائد باطلہ کی فلک بوس عمارتوں کو ٹھوس دلائل، مضبوط شواہد اور حیرت انگیز استدلال سے مسمار کر کے رکھ دیا۔

یقیناً موصوف نے شہدائے کربلا کے تعلق سے انتہائی جاندار و شاندار تقریر فرمائی گویا موصوف یہی کہہ رہے تھے کہ ؂

جب بھی باطل نے سر اٹھایا ہے
مستعد اہل حق کو پایا ہے
جان دے کر بچاؤ دین اپنا
کربلا نے ہمیں سکھایا ہے

اور ؂

امت پہ بات آئی تو خود کو مٹا دیا
وعدہ پہ کربلا میں گھرانہ لٹا دیا

قربانی خلیل کی تفسیر کے لئے
راہ خدا میں سجدہ کیا سرکٹا دیا

حضرات! اب پھر میں تسلسل برقرار رکھتے ہوئے ایک ایسے باکمال شاعر اور عمدہ نغمہ سنج کو آپ کے حوالے کرنے جا رہا ہوں جن کے کلام میں عقیدت و محبت کی خود سپردگی، فکر و شعور کی وارفتگی اور عشق و عرفان کے سرچشمے ابلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

میری مراد واصف خیر الانام شاعر اسلام جناب.................................

صاحب سے ہے۔

یقیناً۔

عشق والفت کا طلبگار چلا آئے گا
واصف سید ابرار چلا آئے گا
جس سے ہے جدت وندرت کی صداقت زندہ
میں پکاروں گا وہ فنکار چلا آئیگا

۔

اٹھو! اے واصف خیر الوریٰ وقت ترنم ہے
ستارے سو گئے شبنم کہانی کہہ چکی اپنی

مائک پر نواسنج مدینہ..........

☆مقرر☆

میں تو کیا کوئی قلمکار نہیں لکھ سکتا
مدحت سید ابرار نہیں لکھ سکتا
آپ گر چاہیں تو ہر کوئی لکھے نعت شہا
ورنہ کوئی میرے سرکار نہیں لکھ سکتا

حضرات! یہ تھے واصف سید ابرار جو ابھی تک محبت وعقیدت کی خود سپردگی اور عشق وعرفان کی وارفتگی میں مچل مچل کے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم گنگنا رہے تھے۔

لیکن صرف آپ ہی نہیں بلکہ ہل ممبر بھی اِنّا نَذَرْنَا لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا کا مالا جپ رہے تھے، میں کہنا نہیں چاہتا تھا لیکن مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ۔

اجنبی دشت ہے اک عالم تنہائی ہے
زندگی مجھ کو خدا جانے کہاں لائی ہے
کس طرح میں کروں غیروں کی شکایت آخر
مرا گھر لوٹنے والا ہی میرا بھائی ہے

سے یار۔

فن میں فنکار کا جلتا ہے لہو یوں جیسے
موم کے جسم میں دھاگے کا جگر جلتا ہے

یقیناً ؎

دردِ دل، پاسِ وفا، جذبۂ ایماں ہونا
آدمیت ہے یہی اور یہی انساں ہونا
زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے انھیں اجزاء کا پریشاں ہونا
دل اسیری میں بھی آزاد ہے آزادوں کا
ولولوں کے لئے ممکن نہیں زنداں ہونا

بہرکیف! آیئے اب پھر اس منظوم خراجِ عقیدت کے بعد ملک وملت کے ایک ایسے نامور خطیب کی بارگاہ میں مودبانہ عرض گذار ہوا جائے جن کے خطابِ نایاب سے دلوں کی پژمردہ کلیاں کھل جایا کرتی ہیں اور جن کے لبہائے ناز سے بکھری ہوئی موتیاں فکر وتصور کے دریچوں کو روشن وتابناک بنادیا کرتی ہیں، بلاشبہ جن کا بیان معیارِ صداقت وشرافت کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔

میری مراد خطیبِ بےنظیر آسمانِ خطابت کے بدرِ منیر حضرت علامہ مولانا..............................صاحب قبلہ سے ہے

خیر مقدم نعرہ تکبیر سے کر لیجئے
خالی دامن عشق کی تنویر سے بھر لیجئے

نـعـرۂ تـکـبـیـر

کیف و مستی سرور برسے گا
آج محفل پہ نور برسے گا
دامن دل کو صاف کرنا ہے
آج موسم ضرور برسے گا

مائک پر آسمان خطابت کے بدر منیر...

☆شاعر☆

زندگی اپنی بنا مثل کلیم اور حسین
کون واقف نہیں اس سے کہ ہے دنیا فانی
ہاتھ پر ہاتھ دھرے شکوۂ قسمت کیسا
ضرب مرداں سے اگل دیتا ہے پتھر پانی

حضرات! ابھی تک خطیب بے نظیر کے لہمائے تازے سے بکھری ہوئی موتیوں سے ذہن وفکر کے جھرو کے روشن وتابناک ہو رہے تھے۔
یقیناً موصوف نے طالبان علوم نبویہ کے تعلق سے نہایت ہی فیض

بخش اور معلومات افزاء خطاب فرمایا اور بالخصوص طالبان علوم نبویہ کو کچھ اس طرح مخاطب کیا کہ ۔

تو شمع کی مانند اگر خود کو گھلا دے
بن جائے تو تہذیب حجازی کا نگہباں
تو نقش کف سید کونین پہ مر مٹ
پھر ہیں ترے خدام یہ سب عالم امکاں

اور ۔

ایثار و توکل کی ردا تجھ کو بہت ہے
بستر ہے ترا فقر کی بوسیدہ چٹائی
کر ناز تو ان خاک نشینوں کا ہے وارث
کرتے تھے سلاطین جہاں جن کی گدائی

اور ۔

حسرتیں، مایوسیاں، شکوے، گلے، محرومیاں
کوئی بھی ان میں سے ترے درد کا درماں نہیں
عزم نو سے لے کے بڑھ دین محمد کا علَم
رجز خوانی ہے صفت تیری، تو نوحہ خواں نہیں

اور ۔

ہے فضائے دہر پر الحاد ولادینی محیط
عظمت لوح وقلم کی سودے بازی عام ہے
اے جواں! صدق وصفا عدل ومروت کی قسم
پھر جہاں میں ذوالفقار حیدری کا کام ہے

بہر حال! اس کامیاب اور مقبول خطیب کے بعد پھر میں ایک کامیاب شاعر اور عمدہ نعت گو کو مائک کے حوالے کرنے جارہا ہوں، جن کی شاعری کا رنگ بالکل منفرد اور انوکھا ہے، عشق رسول کے جملہ مضامین کو نئے اور اچھوتے انداز سے شعر کے سانچے میں ڈھالنا اور نعت کے فکر وفن سے ایک نہایت نیا آب ورنگ دینا ان کی شعری صلاحیتوں کا قابل رشک کرشمہ ہے۔

میری مراد ماہر فکر وفن واصف شاہ زمن جناب.................... صاحب قبلہ سے ہے۔ میں موصوف سے گذارش کرونگا کہ۔

پہلے نبی کے عشق کی شمع جلایئے
پھر وادئ حیات کو کعبہ بنایئے
نعت رسول پاک کا تحفہ لئے ہوئے
بزم رسول پاک میں تشریف لایئے

مائک پر ماہر فکر وفن..............................

☆ مقـور ☆

انسان اپنی عقل سے بے سود ہو گیا
فرعون کوئی اور کوئی نمرود ہو گیا
جس نے نہ کیا نورِ محمد کا احترام
دیکھا کیا لعین وہ مردود ہو گیا

حضرات! یہ تھے شاعر موصوف جو اپنی زمزمہ ریزی اور نغمہ سنجی سے وادیٔ شعر و سخن کی سیر کرانے کے ساتھ ساتھ دلوں کی کائنات میں عشق رسول کی شمع فروزاں کر رہے تھے، گویا زبان حال سے کچھ اس طرح کہہ رہے تھے کہ ۔

دل کی آواز سے تصویر بنا لیتا ہوں
آہ بے کیف سے اکسیر بنا لیتا ہوں
آ! ادھر گردش ایام، تجھے بتلا دوں
ذکر سرکار سے تقدیر بنا لیتا ہوں

اور ۔

یہ کس مقام پہ میں خود کو چھوڑ آیا ہوں
تمام درد کے رشتوں کو توڑ آیا ہوں
پڑھیں گے لوگ تو بھر لیں گے اشک آنکھوں میں
کتاب دل کا وہ صفحہ جو موڑ آیا ہوں

برادران اسلام! اب پھر میں دل ودماغ کو بیدار اور وارفتگی شوق میں عقیدت ومحبت کا چراغ روشن کرنے کے لئے آپ لوگوں کی ملاقات ایک ایسے بے بدل خطیب اور باعمل واعظ سے کرانے جا رہا ہوں جن کی تقریر کا انداز صرف نرالا اور انوکھا ہی نہیں بلکہ دلوں کی کائنات میں گھر کر لینے والا ہے، آپ کی تقریر سنجیدہ ظرافت وبذلہ سنجی اور مقتضائے حال کے مطابق وموافق موزوں ومناسب اشعار سے لبریز ہوتی ہے۔

میری مراد نباض قوم وملت نیر فلک خطابت حضرت علامہ مولانا ....صاحب قبلہ سے ہے۔

قبل ازیں موصوف مسند خطابت کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمائیں آیئے ان کا استقبالیہ نعرہ پیش کریں۔

نعرۂ تکبیر (آہستہ سے)

میرے دوستو!

عزم بپھری ہوئی موجوں میں بھی اونچا رکھئے
موت کے زد پہ بھی جینے کی تمنا رکھئے
سختیاں راہ کی سہنے کے لئے اے لوگو!
جسم فولاد کا پتھر کا کلیجہ رکھئے

نعرۂ تکبیر

یہ دل یہ جگر جان وقلم آپ کے لئے
حاضر ہیں سب خدا کی قسم آپ کے لئے
اک بار حال دل تو ہمارا سنیں حضور
کب سے ہماری آنکھ ہے نم آپ کے لئے

☆شاعر☆

غار ثور اللہ نے آقا کی خاطر چن دیا
قدرت حق دیکھئے مکڑی نے جالا بُن دیا
سر بھلا کیسے اٹھائے گا اے ازہر نجدیا
مثل روئی کے رضا نے نجدیوں کو دُھن دیا

اپنی آنکھوں کو چار مت کرنا
دن میں تارے شمار مت کرنا
سنیو! میرا مشورہ ہے یہی
نجدی کوؤں سے پیار مت کرنا

حضرات! یہ تھے نباض قوم وملت جو ابھی تک اعجاز رسالت کے

تعلق سے نہایت ہی سلیس وسادہ اور عام فہم خطابت سے ہم عشاق رسول کے قلوب واذہان کو روشن وتابناک بنارہے تھے گویا موصوف یہی کہہ رہے تھے کہ

معجزہ شق القمر سورج کا آنا گھوم کر اختیار مصطفیٰ ہے اے قلم منشور کر

صفحہ ۲۹ رجلد اک لکھ لو بخاری چوم کر انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

اور ـ

دلیل ذات کبریا نبی کے معجزات ہیں
عیاں جو نور حق ہوا نبی کے معجزات ہیں
خدا کی جو کتاب ہے، کتاب لا جواب ہے
جو اس سے انقلاب ہے نبی کے معجزات ہیں
حرم اگر حرم ہوا ،حرم سے گم صنم ہوا
صنم کا سر جو خم ہوا نبی کے معجزات ہیں

خیر! اب پھر میں بلا کسی لمحۂ انتظار اور بغیر کسی تمہید کے محبوب العوام اور مقامی شاعر مملکت شعراء کے شہنشاہ جناب............صاحب کو آپ کی نذر کر رہا ہوں، انشاءاللہ العزیز موصوف آپ کو عشق رسول کا چھلکتا ہوا جام پلا کے ہی رخصت ہوں گے۔

میں موصوف سے گذارش کرونگا کہ

بجھے بجھے سے ہیں جذبات شام غم آجا
کریں گے اپنے غموں کا علاج ہم آجا
نکل نہ جائے اسی آرزو میں دم آجا
کہ شور نبض بھی ہونے لگا ہے کم آجا
جگر میں کروٹیں لیتا ہے سوز غم آجا
ترا ہی نام لبوں پر ہے دم بدم آجا

سنبھلتا نہیں ہے ہمارے سنبھالے
تمہارا علاقہ تمہارے حوالے

پائک پر جگمگت شعر و ادب کے شہنشاہ..

☆مقرر☆

آج نجدی کوے تو جاپانی ہٹلر ہو گئے
ان کو عشق مصطفےٰ سے پیارے ڈالر ہو گئے
رکھ دیا میں نے جو اک کانٹا رضا کے نام کا
جانے کتنے نجدیوں کے ذہن پنچر ہو گئے

حضرات! یہ تھا مملکت شعر وسخن کا وہ عظیم شہنشاہ جو اپنے انمول اشعار سے کشور دل میں عشق رسول کا چراغ جلا رہا تھا۔

یقیناً ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ہم اور آپ مدینہ کی بارونق و پرنور گلیوں میں دیوانہ وار چکر لگا رہے ہیں۔

سچ ہے کہ۔

دل سے سرکار کو جو مان لیا کرتے ہیں
وہ ہر اک راز نہاں جان لیا کرتے ہیں
جس جگہ بزم نبی ہوتی ہے تو بڑھ کے ملک
اپنے محبوب کو پہچان لیا کرتے ہیں

لیکن اب پھر میں ایک ایسے نائب رسول کو کرسی خطابت پر جلوہ افروز کرنے جا رہا ہوں جن کے اندر قرآن وحدیث کے معانی ومفاہیم کو بڑی سادگی وپرکاری سے پیش کر دینے کی قدرت کاملہ اور مہارت تامہ حاصل ہے ،اور الفاظ کے زیر و بم سے ندرت وجدت اور حیرت واستعجاب میں غرق کر دینے کا بہترین سلیقہ بھی کارفرما ہے۔

بلاشبہ حضرت کے یہی وہ انوکھے اوصاف ہیں جو انھیں صف اول کے خطباء اور کہنہ مشق مقررین کے زمرے میں نمایاں وممتاز کر دیتے ہیں۔

میری مراد مخزن علم و حکمت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت بدر خطابت حضرت علامہ.......................صاحب قبلہ سے ہے۔

آیئے حضرت کا استقبال نعرہائے تکبیر و رسالت کے حوالے سے کریں۔

نعرۂ تکبیر

مرے لباس پہ جو قہقہہ لگاتے ہیں

میں ان کے تاج کی قیمت لگانے جاتا ہوں

یہ دیکھنا ہے سمندر پہ کیا گذرتی ہے

میں اپنے پیاس کا قصہ سنانے جاتا ہوں

مائک پر ناشر مسلک اعلیٰ حضرت.......................

☆شاعر☆

آنکھوں میں تیرے خواب کا نقشہ عجب لگا

تصویر لا جواب کا نقشہ عجب لگا

محسوس کر رہا ہوں میں خوشبو کی بازگشت

کھلتے ہوئے گلاب کا نقشہ عجب لگا

حضرات! یہ تھے ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، جن کی تقریر، افکار و خیالات کے ساتھ ساتھ صوت و آہنگ کا ایک حسین سنگم تھی۔

یقیناً موصوف نے حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے تعلق سے اس طرح خطاب کیا جس سے معلوم ہو رہا تھا کہ شاتمان رسول، وہابیوں دیوبندیوں اور دیگر تمام بدمذہبوں پر حسّی تلوار اور رضوی شمشیر کا وار ہو رہا تھا۔

بلاشبہ موصوف نے اہل سنن کو یہ درس دیا کہ۔

علم وعرفان کے سلطان ہیں اعلیٰ حضرت
درس وتدریس میں ذیشان ہیں اعلیٰ حضرت
نجد کے باغ کا اک پھول نہ بچ پائے گا
صرف آندھی نہیں، طوفان ہیں اعلیٰ حضرت

اور۔

مانا عرب نے تجھ کو یگانہ، گایا عجم نے تیرا ترانہ
مانا ہے تجھ کو سارا زمانہ، حامیٔ سنت اعلیٰ حضرت
بچ پڑے، چوٹی کے وہ جبڑے، پھاڑ دیئے ہر ایک کے جبڑے
خنجرِ حق کیا خوب چلایا، حامیٔ سنت اعلیٰ حضرت

حضرات! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کی امیدوں کی کشتی جستجوئے ساحل میں ڈگمگا رہی ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔

سامنے راستے کی تمام رکاوٹیں خس وخاشاک کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

لہٰذا ایسی موقر ہستی کی زبان سے نکلنے والے پاکیزہ اور مشکبار کلمات سماعت کرنے کے لئے ذوق دینوی کے ساتھ ساتھ جذبۂ ایمانی کا بھی ثبوت دیں۔

یقیناً آج سنت رسول کی روشنی میں آپ کو ایسا دستور حیات عطا ہوگا جس سے آپ کا دینی، سماجی اور سیاسی سفر بھی آسان سے آسان تر ہو جائے گا۔

میری مراد نازش اہلسنت مخزن خطابت رہبر قوم وملت حضرت علامہ..........................صاحب قبلہ سے ہے۔

بلاشبہ حضور والا صرف ایک عوامی مقرر ہی نہیں بلکہ ایک عمدہ خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم دا سلامی درسگاہ کے لائق وفائق اور قابل فخر استاذ بھی ہیں جو اپنی بھرپور صلاحیتوں سے امت مسلمہ کے نونہالوں کو آفاقی قوت پرواز عطا کرتے ہیں۔ نیز اسلام پر کئے گئے شبہات کا ازالہ اتنی خوش اسلوبی سے کرتے ہیں کہ معترضین دم بخود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ بعض کا تو وضو بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

آیئے اسی مرد مجاہد کا استقبال مجاہدانہ انداز میں نعرہائے تکبیر ورسالت کے حوالے سے کریں

نعرۂ تکبیر (آہستہ سے)

میرے دوست!

ہے ضرورت کام لے تو اسوۂ شبیر سے
کفر کا خرمن جلا دے نعرۂ تکبیر سے

نعرۂ تکبیر

چرخِ اسلام کے کہکشاں آیئے
فکر و فن کی زمین و زماں آیئے
سیرتِ شاہ طیبہ کے نقشِ وفا
باغِ اسلام کے باغباں آیئے

مائک پر نازش اہلسنت...

قسمت

یوپی اور دہلی میں اہل سنت کی کتابوں کا عظیم مرکز

مکتبہ قادریہ

وحید کتب مارکیٹ ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی نمبر ۶

MOB:-09312347876

مکتبہ قاسمیہ

بڑھنی روڈ اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

MOB:09415069387/05541-231317

تضمین بر لاکھوں سلام

جان بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام ☆ مہر چرخ نبوت پہ لاکھوں سلام
مظہر شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام ☆ مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جن کے جلوؤں سے روشن دیارِ حرم ☆ جن سے سرسبز ہے لالہ زارِ حرم
وہ نبی غیب داں رازدارِ حرم ☆ شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

ان کی بخشش کے سماوی نہیں ☆ بحرِ لطف وکرم مثل ساوی نہیں
کس کے ملجا نہیں کس کے ماوی نہیں ☆ ایک میرا ہی رحمت میں دعوی نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

جب نرالا ہو چشم شفاعت کا طور ☆ راستہ ان کا ہر ایک دیکھے بغور
جبکہ ہو عالمِ نفسی نفسی کا دَور ☆ کاش محشر میں جب انکی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

شمع عشقِ نبی ہے فروزاں رضا ☆ حشر میں بنکے جب جائیں مہماں رضا
ہیں یہ ازہر کے امیدواراں رضا ☆ مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(کلام ازہر)

تضمین بر کلام ☆☆☆☆☆ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ

"صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا"

فرش سے عرش الٰہی تک ہے رشتہ نور کا   پاکے رب کا حکم سدرہ سے فرشتہ نور کا

لا کے جھنڈا خانہ کعبہ پہ گاڑا نور کا   صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا

صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

نور ہر اک شاخ ہے ہر ایک پتہ نور کا   ہر کلی ہے نور کی ہر ایک غنچہ نور کا

مرحبا باد صبا لائی ہے مژدہ نور کا   باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا

مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

تن بدن انگشت ناخن ہے سراپا نور کا   لب دہن دندان نورانی ہے پنجہ نور کا

چشم و بینی گوش نورانی ہے چہرہ نور کا   تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

پنجتن ہیں پاک یہ گلشن ہے اچھا نور کا   نور کی ہر بات سچ ہر قول سچا نور کا

کون کہتا ہے کہ یہ رشتہ ہے کچا نور کا   تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

جگمگاتی ہے جبیں از ہر نظر مسرور ہے   دل یقیناً نشۂ عشق نبی میں چور ہے

"صبح طیبہ میں ہوئی" مصرع بہت مشہور ہے   اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے

ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

مولف کے اہم کارنامے

☆ کلام ازہر..............دلوں کی کائنات میں عشق رسول کا
چراغاں کردینے والا نورانی گلدستہ (مطبوعہ)

☆ فضیلت مدینہ ...... حضور اعلیٰ حضرت، حضور شیر بیشۂ اہل سنت، حضور مفتئ اعظم ہند اور حضور علامہ حسن رضا بریلوی علیہم الرحمۃ والرضوان کی لکھی ہوئی منتخب نعتوں پر سلاست وروانی، معنیٰ آفرینی فصاحت وبلاغت اور عشق ومحبت کا ایک عظیم شاہکار (مطبوعہ)

☆ بدر نظامت...........جلسے اور کانفرنسوں میں آسمان
اردو سے برسنے والا موسم بہار، بے باک اسپیکر اور
بے مثل اناؤنسر بنا دینے والا انمول تحفہ (مطبوعہ)

☆ مناظرہ منظوم (اٹوا).........مولف اور مولوی محمد مستقیم طاہر سلفی موضع دو پھڑیا اٹوا بازار سدھارتھ نگر یوپی کے درمیان

۱۹۹۷ء میں ہوئے مناظرہ منظوم کی مکمل روداد (زیر ترتیب)

☆ سوانح شعیب الاولیاء (منظوم) .... متانت وسنجیدگی، سلاست وروانی اور معنیٰ آفرینی سے پُر، حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمۃ والرضوان براؤں شریف کی منظوم سوانح عمری (بحسب ارشاد پیر طریقت علامہ الحاج غلام عبد القادر علوی صاحب قبلہ براؤں شریف) (غیر مطبوعہ)

☆ تن کے اجلے من کے کالے .... دنیائے وہابیت، دیوبندیت، غیر مقلدیت اور فرقۂ مداریت میں تہلکہ مچادینے والی مدلل اور مستند کتاب (زیر ترتیب

☆ خنجر خونخوار بر گردن مولف ضرب مدار .... جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نام نہاد مداری مولوی قیصر رضا (موضع تھمراؤں پوسٹ سواڈانز ضلع سدھارتھ نگر، یوپی) کا کتابچہ

''ضرب مدار'' تمام مسلمانوں کی دل آزاری، اولیائے کرام کی اہانت بالخصوص حضرت سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی (مولف سبع سنابل شریف) اور حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تنقیص اور سبع سنابل شریف کی عبارتوں میں خیانت، فتاویٰ رضویہ سے غلط استدلال، کذب وافتراء، بہتان تراشی اور زہر افشانی کا مجموعہ (یعنی گمراہی کا پاور ہاؤس) ہے۔

(غیر مطبوعہ)

فسادلت مداریت بجواب تجلیات مداریت...... کتاب مذکور یعنی تجلیات مداریت میں اس کے مؤلف کا پارۂ غضب انتہائی عروج پر ہے ناشائستہ اور بازاری تبصروں سے کتاب بھری ہوئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آگرہ کے پاگل خانہ کا کوئی ریٹائرڈ مجنوں سڑکوں پر ننگا ناچ رہا ہے......... کتاب مذکور میں جھوٹ اور بہتان کی بھرمار ہے اور یہ اس بناء پر کہ اگر تمام نہاد مداری جھوٹ نہ بولیں اور افتراپردازی نہ کریں تو ان کا فرق باقی نہیں رہ سکتا نیز یہ ہر گمراہ کی عادت ہے کتاب کا حجم بڑھانے کے [illegible] ہی بات کو کئی مرتبہ ذکر کیا ہے انہیں افتراپردازیوں

اور بہتان تراشیوں کا تنقیدی جائزہ فسادات مداریت میں لیا گیا ہے۔

(زیر ترتیب)

☆ **داستان صبر و رضا**......... اس کتاب میں انبیاء کرام صدیقین، شہداء، صالحین، اولیاء عظام، ائمہ مجتہدین اور علماء ربانیین کے صبر و رضا سے متعلق واقعات حکایات اور داستانیں ہیں تاریخ کے حوالے سے ناولی انداز میں اردو ادب سے لبریز (زیر ترتیب)

☆ **تجلیات کربلا**...... شہدائے کربلا سے متعلق مضمون کا منفرد المثال تحفہ

(زیر ترتیب)

☆ **تجلیات محرم**...... دلائل و شواہد کی روشنی میں تاریخی حقائق پر مبنی واقعۂ کربلا کا پس منظر و پیش منظر یعنی مکمل تاریخ کربلا۔

(زیر ترتیب)

از

(مولانا) محمد مقصود احمد قادری نیپالی

موبائل 9451207213:-9005109392

9453056841:-9648809837-9451427319

MH:-09029678731------009779847203486

معانی الادب
ازھار العرب